© rasailojaraid.com

بستان المحدثین میں بھی لطیف اشارہ ہے اس قصہ کے غیر صحیح ہونا ظاہر کیا ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے۔ اس مقام میں مقدمہ فتح الباری کی عبارت بعینہ نقل کیجاتی ہے۔ قال احمد بن منصور الشیرازی لما رجع ابو عبد اللہ البخاری الی بخاری نصبت له القباب علی فرسخ من البلد واستقبله عامة اهل البلد حتی لم یبق مذکور ونثر علیه الدراهم والدنانیر وبقی مدة ثم وقع بینه وبین الامیر فامره بالخروج من بخاری فخرج الی بیکند وقال غنجار فی تاریخه سمعت احمد بن محمد بن عمر یقول سمعت بکر بن منیر یقول بعث الامیر خالد بن احمد الذهلی والی بخاری الی محمد بن اسمعیل ان احمل الی کتاب الجامع والتاریخ لاسمع منك فقال محمد بن اسمعیل لرسوله قل له انا لا اذل العلم ولا احمله الی ابواب السلاطین فان کانت له حاجة الی شیء منه فلیحضرنی فی مسجدی او فی داری فان لم یعجبك هذا فانت سلطان فامنعنی من المجلس لیکون عذر عند الله یوم القیامة انی لا اکتم العلم قال فکان سبب الوحشة بینهما هذا وقال الحاکم سمعت محمد بن العباس الضبی یقول سمعت ابا بکر بن ابی عمر یقول کان سبب مفارقة ابی عبد اللہ البخاری البلد ان خالد بن احمد خلیفة ابن طاهر سأله ان یحضر منزله فیقرء التاریخ والجامع علی اولاده فامتنع من ذلك وقال لا یسعنی ان اخص بالسماع قوماً دون قوم فاستعان خالد بحریث بن ابی الورقاء وغیره من اهل بخاری حتی تکلموا فی مذهبه فنفاه عن البلد قال فدعا علیهم فقال اللهم ارهم ما قصدونی به فی انفسهم واولادهم واهالیهم قال فاما خالد فلم یأت علیه الا قلیل من شهر حتی ورد امر الطاهریة بان ینادی علیه فنودی علیه وهو علی اتان واشخص علی اکاف ثم صار عاقبة امره الی الذل والحبس واما حریث بن ابی الورقاء فانه ابتلی فی اهله فرای فیها ما یجل عن الوصف واما فلان فانه ابتلی باولاده فاراه اللہ فیهم البلایا۔ ان منقول تواریخی کو (جو باسند متصل ہیں) مقابلے میں شارح ہدایہ کی نقل بلا سند کیا وقعت رکھتی ہے کہ اسکی طرف اہل علم و تحقیق التفات کریں۔ امام بخاری کی مقلد مذہب شافعی ہونے پر جو آپنے یہ دلیل خارجی پیش کی ہے کہ تاج الدین سبکی نے ان کو طبقات شافعیہ سے شمار کیا ہے جسکو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب انصاف میں نقل کر کے ان کو منسوب بمذہب شافعی تسلیم کیا ہے اس سے امام بخاری کا پیرو یا مقلد مذہب شافعی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جائز ہے کہ یہ انتساب صرف اس وجہ سے ہو کہ انکی رائے امام شافعی کی رائے سے توافق ہوگیا ہو۔ چنانچہ انکی منقولہ عبارت کتاب انصاف حضرت شاہ ولی اللہ میں یہ فقرہ دافق اجتہادہ اجتہاده (جس کو آپنے غور سے نہیں دیکھا اور نقل کر دیا) اسپر شاہد عدل ہے۔ ایسا ہی قاضی ابو علی و قاضی حسین اور قفال سے (جو سب کے سب شافعی مشہور ہیں) مروی ہے۔ چنانچہ مغتنم الحصول فی علم الاصول میں منقول ہے کہ وہ کہا کرتے لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رأینا رأیه۔ یعنی ہم امام شافعی کے مقلد نہیں ہیں بلکہ ہماری رائے انکی رائے سے توافق ہوگیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان لوگوں کا شافعی کہلانا ابتدائی حالت کی نظر سے ہو۔ ابتدا میں ہر کوئی کسی نہ کسی مجتہد یا امام کا پیرو ہوتا ہے اور پھر جب وہ کمال کو پہنچتا ہے تو خود صاحب مذہب مستقل ہو جاتا ہے اور احکام شریعت خود چشمہ شریعت کتاب و سنت سے لیتا ہے۔ چنانچہ میزان الکبری کی ص۲۲ میں امام شعرانی نے کہا ہے ثم ان فقل احد من الاولیاء انه کان شافعیاً او حنفیاً وذلك فی بعض مقال الکمال لهذا ممکن ہے کہ جس نے ان کو شافعی کہا ہو پہلی حالت عدم کمال و استقلال کی نظر سے کہا ہو۔ جو شخص انکی کتاب صحیح بخاری چشم بصیرت سے دیکھتا ہے وہ ہرگز ہرگز ایک لمحہ بھی تصور نہیں کر سکتا کہ امام بخاری امام شافعی کے مقلد یا پیرو تھے وہ تو امام شافعی کو اس لائق نہیں سمجھتے تھے کہ انکی روایت اپنی کتاب صحیح میں لاتے بلکہ انہوں نے جابجا انکی اقوال کو رد اور انکی خلاف کا اثبات کیا ہے اسکی تفصیل کا شوق ہو تو رسالہ اشاعۃ السنہ کا نمبر ۱ جلد ۱۰ ملاحظہ ہو بالجملہ امام بخاری کا مجتہد ہونا اور امام شافعی کا مقلد و پیرو نہ ہونا ایسے دلائل و حکمہ

© rasailojaraid.com